50684-کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام ومسائل

سوال

نماز تراویح میں بعض نمازیوں کو کرسی کی ضرورت ہوتی ہے، ہمیں یہ تو علم ہے کہ اگر نمازی ساری نماز کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے تو کرسی کی پچھلی ٹانگیں صف کے برابر رکھنی ہیں، لیکن
سوال یہ ہے کہ درج ذیل حالات میں صف کیسے بنائی جائیگی :
1-صرف قیام میں کرسی پر بیٹھنے کی حالت میں ؟
2-رکوع یا سجود یا تشھد کی حالت میں کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں ؟
3-نماز میں مختلف مقامات پر کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

قیام، رکوع اور سجدہ نماز کے ارکان میں شامل ہوتے ہیں، چنانچہ استطاعت کی حالت میں یہ ارکان شرعی ہیئت کے مطابق ہی ادا کرنا واجب ہیں، لیکن جو شخص کسی بیماری یا بڑھاپے کی بنا پر ان ارکان کی شرعا مطلوب صورت میں ادائیگی سے عاجز ہو تو اس کے لیے زمین یا کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{نمازوں کی پابندی کرو، اور خاص کر درمیانی نماز کی پابندی کرو اور اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے رہا کرو}.البقرۃ(238).

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ.بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر کی.بیماری تھی چنانچہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اور اگر کھڑے ہونے کی استطاعت نہیں تو بیٹھ کر، اور اگر استطاعت نہیں تو پہلو کے بل "

صحیح.بخاری حدیث نمبر(1066).

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : ط

اہل علم کا اجماع ہے کہ جو شخص قیام کی استطاعت نہیں رکھتا وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے.

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ(443/1).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

امت کا اجماع ہے کہ جو شخص فرضی نمازوں میں قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے، اور اسے نماز نہیں لوٹانا ہوگی، ہمارے اصحاب کا کہنا ہے :

قیام کر کے نماز ادا کرنے سے اس کا ثواب کم نہیں ہوگا کیونکہ وہ قیام سے معذور ہے، اور پھر صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ثابت ہے :

"جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر میں ہو تو اس کے لیے وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور صحت کی حالت میں کرتا رہا ہے"

دیکھیں : المجموع للنووی (226/4).

شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

عمران رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر قیام کی استطاعت نہ رکھے تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کر لے، اور جو شخص عذر کی بنا پر بیٹھنے سے بھی قاصر ہو وہ پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کر لے.

دیکھیں : نیل الاوطار (243/3).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"مسلمان اس پر متفق ہیں کہ اگر نمازی نماز کے بعض واجبات مثلا قیام یا قرآت یا رکوع یا سجود یا تن چھپانا یا قبلہ رخ ہونا وغیرہ کی ادائیگی سے عاجز ہو تو یہ واجب اس سے ساقط ہو جاتا ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (437/8).

اس بنا پر جو کوئی بھی قیام کی استطاعت رکھنے کے باوجود فرضی نماز بیٹھ کر نماز ادا کرے تو اس کی نماز باطل ہے.

دوم :

اسے ایک چیز پر ضرور متنبہ رہنا چاہیے کہ : اگر وہ قیام میں معذور ہے تو اس وجہ سے اس کے لیے سجدہ اور رکوع کے لیے کرسی پر بیٹھے رہنا جائز نہیں.

اور اگر وہ رکوع اور سجدہ اصل صورت میں کرنے سے معذور ہے تو اس کے لیے اس سے معذور ہونا قیام میں بھی بیٹھنے کے لیے جواز کا باعث نہیں ہوگا کہ وہ قیام میں بھی کرسی پر بیٹھ رہے.

چنانچہ قاعدہ اور اصول یہ ہوا کہ : نماز جس فعل کو سرانجام دینے کی استطاعت رکھے اسے ادا کرنا واجب ہے، اور جس سے عاجز ہو وہ ساقط ہے.

لہذا جو شخص قیام کرنے سے عاجز تو وہ قیام کی حالت میں کرسی پر بیٹھ سکتا ہے، لیکن رکوع اور سجدہ اس کی اصل صورت میں ہو کرے گا، اور اگر وہ قیام میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اور اس کے لیے رکوع اور سجدہ کرنا مشکل ہے تو وہ رکوع اور سجدہ کے وقت کرسی پر بیٹھ جائے، اور سجدہ رکوع سے کچھ نیچے جھک کر کرے گا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (9307) اور (36738) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جو شخص قیام میں کھڑا ہونے پر قادر ہو لیکن رکوع یا سجدہ کرنے سے عاجز ہو تو اس سے قیام میں کھڑا ہونا ساقط نہیں ہوگا، بلکہ وہ نماز کھڑا ہو کر ادا کرے اور رکوع میں اشارہ کر کے پھر سجدہ کے لیے بیٹھ جائے اور سجدہ میں اشارہ کرے، امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہ کہنا ہے...

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے رہا کرو}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"نماز کھڑے ہو کر ادا کرو"

اور اس لیے بھی کہ قدرت رکھنے والے شخص کے لیے قیام میں کھڑا ہونا رکن ہے، چنانچہ قرآت کی طرح اسے بھی ادا کرنا لازم ہے، اور قیام کے علاوہ کسی اور چیز سے عاجز ہونا قیام کے سقوط کا متقاضی نہیں، جیسا کہ اگر کوئی شخص قرآت سے عاجز ہو تو اس سے قیام ساقط نہیں ہوگا. انتہی

ماخوذ از: المغنی ابن قدامہ (444/1) مختصرا

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

زمین یا کسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ سجدہ کرتے وقت رکوع سے زیادہ جھکے، اور اس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ رکوع کی حالت میں اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، لیکن سجدہ کی حالت میں اس کے لیے واجب یہ ہے کہ اگر استطاعت ہو تو ہاتھ زمین پر رکھے لیکن اگر استطاعت نہ ہو تو پھر اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پیشانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے، اور پاؤں کی انگلیاں"

اور جو شخص ایسا کرنے عاجز ہو اور کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{تم میں جتنی استطاعت ہو اسقدر اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو"

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (246-245/12).

سوم :

اور کرسی کو صف میں رکھنے کے مسئلہ کے متعلق علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے اس کی پشت معتبر ہوگی، چنانچہ نہ تو وہ صف سے آگے ہو اور نہ ہی آگے ہو، کیونکہ مقعد جسم کا وہ حصہ ہے. جس پر بدن کا استقرار ہے.

دیکھیں: اسنی المطالب (222/1) تحفۃ المحتاج (157/2) شرح منتہی الارادات (279/1).

اور "الموسوعۃ الفقھیۃ" میں ہے کہ:

"جمہور فقہاء کرام (احناف، شافعیہ، اور حنابلہ) کے ہاں اقتدا (یعنی مقتدی کے لیے امام کی اقتدا کرنا) صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے کھڑے ہونے والی جگہ سے آگے نہ ہو....

اور آگے یا پیچھے میں مقتدی کی ایڑی کا اعتبار کیا جائیگا جو کہ پاؤں کا آخری حصہ ہے نہ کہ ٹخنہ، چنانچہ اگر امام اور مقتدی ایڑیوں میں برابر ہوں اور مقتدی کے پاؤں لمبے ہونے کی بنا پر اس کی انگلیاں آگے ہوں تو اس میں کوئی نقصان نہیں..... اور آگے ہونے میں معتبر بیٹھے ہوئے اشخاص کے لیے ان کے سرین، اور لیٹے ہوئے کے لیے پہلو ہوگا" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (21/6).

اس لیے اگر نمازی ابتدا سے ہی کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے گا تو وہ اپنے بیٹھنے والی جگہ کو صف کے برابر کرے گا.

اور اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا لیکن رکوع اور سجدہ کے وقت کرسی پر بیٹھے گا تو اس کے متعلق ہم نے فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن البراک سے دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہاں صف میں کھڑا ہونے کا اعتبار ہوگا، چنانچہ وہ کھڑا ہوتے وقت صف میں برابر کھڑا ہوگا.

اس بنا پر کرسی صف کے پیچھے ہوگی، اس لیے وہ ایسی جگہ ہو جہاں وہ پچھلی صف کے نمازیوں کو اذیت نہ دے.

واللہ اعلم.